خبر و نظر

جولائی 2008ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

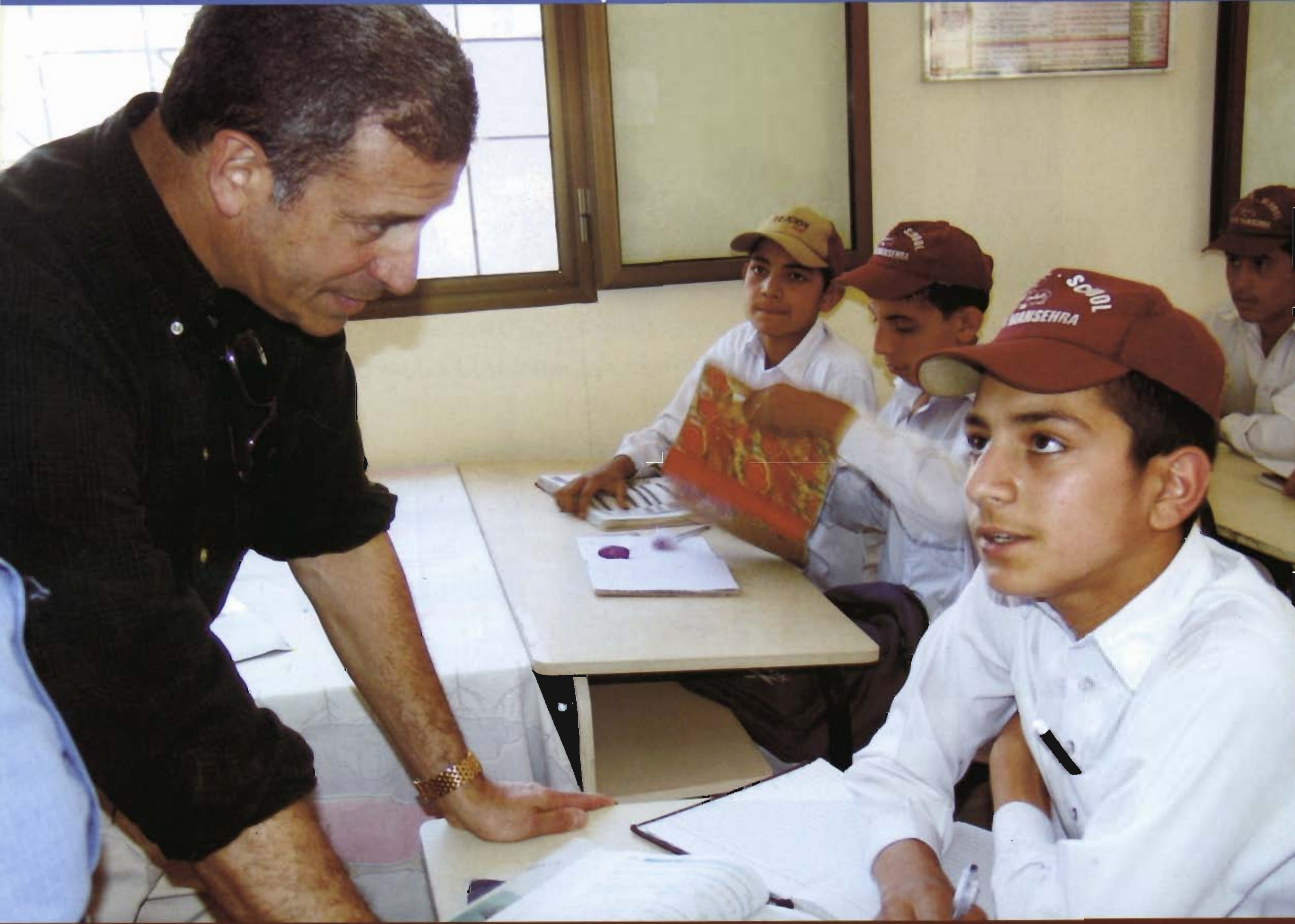

- سینیٹر فائن گولڈ کا زلزلہ سے متاثرہ علاقوں کا دورہ
- سرحدی علاقوں میں اقتصادی ترقی کے لئے پاک امریکی تعاون
- کتب خانوں کی مقبولیت

امریکی سفارت کاروں کی سرگرمیاں

غیر سرکاری تنظیم ادارۂ خدمت انسانی فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اسلام آباد میں 27 مئی 2008ء کو خواتین کے تیار کردہ دستکاری اشیاء، شالوں اور قالینوں کی ایک نمائش منعقد کی گئی۔ نمائش کی مہمان خصوصی امریکی پریس اتاشی ڈاکٹر الیزبتھ کولٹن تھیں۔ وزیر اعظم آزاد و جموں کشمیر نے بھی نمائش کا دورہ کیا۔

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ ممتاز ماہر تعمیر اور نیرنگ آرٹ گیلریز کے مالک نیّر علی دادا ڈیٹرائٹ میں اسلام کا فروغ کے موضوع پر ہونے والی عکسی نمائش کی افتتاحی تقریب میں شریک ہیں۔

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ لاہور میں نیشنل سائنس میوزیم میں یوم ارض کے موقع پر ہونے والی تصویری نمائش میں انعام حاصل کرنے والے طلبہ و طالبات اور تنظیم پائیدار کے عہدیداروں کے ساتھ۔

فہرست مضامین

4	قارئین "خبر ونظر" کے خطوط
5	سینیٹر فائن گولڈ کا زلزلہ زدہ علاقوں میں روزمرہ کی زندگی اور ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ
8	سینیٹر کیسی کا دورۂ کراچی
9	امریکی سفیر کا فاٹا میں سلامتی اور ترقی میں مدد دینے کے عزم کا اعادہ
10	جدت پسند معیشت کے فکری املاک کے حقوق کا زبردست تحفظ
12	بلوچستان میں یو ایس ایڈ کی جانب سے بچوں کی پیدائش میں وقفہ کے منصوبہ کا آغاز
13	سفیر پیٹرسن کا لاہور میں نیشنل مینجمنٹ کالج میں خطاب
14	فاٹا کی اقتصادی ترقی کے لئے پاک امریکہ تعاون
16	مغربی زندگی
18	" کتب خانے پہلے سے کہیں زیادہ مقبول ہیں"
19	اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے طالبعلموں کا امریکی سفارتخانہ کا دورہ
20	قونصل جنرل کے ایل اینسکی کا دورۂ کوئٹہ

مینیجنگ ایڈیٹر

میگن ایلس
قائم مقام پریس اتاشی
امریکی سفارتخانہ، اسلام آباد

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ
رمنا۔۵، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد

فون: 051-2080000، فیکس: 051-2278607
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

طباعت

کلاسیکل پرنٹرز، اسلام آباد

اردو سرورق

امریکی سینیٹر رس فائن گولڈ 28 مئی کو ڈاڈر میں لڑکوں کے ہائی اسکول کے بچوں سے باتیں کررہے ہیں۔ یہ اسکول 2005ء میں آنے والے ہولناک زلزلہ سے بری طرح متاثر ہوگیا تھا اور اسے یو ایس ایڈ کے تعاون سے ازسرِنو تعمیر کیا گیا ہے۔

قارئین "خبرونظر" کے خطوط

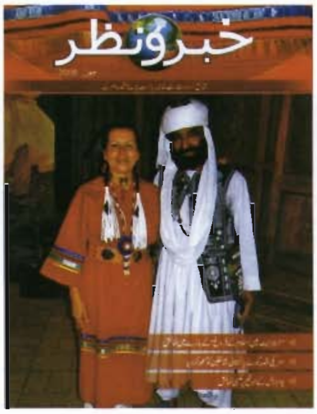

ماہِ جون کا شمارہ ملا، اچھا لگا۔ مقامی امریکی داستان گو ریڈ فیدر کے دورۂ پاکستان کے بارے میں معلوماتی مضمون اور رنگ برنگی تصاویر دیکھ کر خوشی ہوئی۔ پڑھ کر اندازہ ہوا کہ امریکہ میں مقامی لوگ، جنہیں عام طور پر ریڈ انڈین کہا جاتا ہے، اپنی تہذیب وثقافت کو زندہ رکھنے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں اور اس میں وہ خاصے کامیاب بھی رہے ہیں۔ لوک داستانیں کسی ایک قوم یا ملک کی میراث نہیں ہوتیں، یہ انسانیت کا مشترکہ اثاثہ ہوتی ہیں۔ وقت بدل گیا، قدیم رسم رواج اور روایات تنزلی کا شکار ہو رہی ہیں۔ ایک دور تھا جب قصے کہانیاں اور لوک داستانیں چوپالوں اور بیٹھکوں میں بڑے شوق سے سُنی جاتی تھیں۔ پھر دادی اور نانی سے کہانیاں سننے کا زمانہ آیا اب تو مدتوں ہو گئیں، یہ سب روایات خود قصہ پارینہ بن گئیں۔ بہر حال داستان گوئی کے فن کے حوالے سے مضمون پڑھ کر کچھ پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔ خبرونظر کی ٹیم پرانی روایات زندہ کرنے پر مبارک باد کی مستحق ہے۔

پروفیسر جمیل احمد شیرازی، گلبرگ، لاہور

شکر ہے کہ "خبرونظر" کا تازہ شمارہ بروقت مل گیا۔ ڈاکٹر عادل نجم کے نوبل انعام کے بارے میں پتہ چلا۔ یہ خبر میرے لئے ایک خوشگوار انکشاف سے کم نہ تھی۔ میرے ذہن میں کوئی دس پندرہ سال قبل کا وہ نوجوان عادل نجم آ گیا جو پی ٹی وی پر ایک ٹاک شو کی میزبانی کرتا تھا۔ پاکستان کے لئے ایک اور نوبل انعام کا پڑھ کر میرا دل وفورِ جذبات سے بھر آیا۔ چلو کہیں تو کوئی خوش خبری ملی، ورنہ اخبارات پڑھ کر اور ٹی وی چینلز دیکھ کر کچھ اختلاج قلب سا ہونے لگتا ہے کہ کیا یہ وہی پاکستان ہے جس کے خواب ہمارے اباؤ اجداد نے دیکھے تھے۔ ویل ڈن ڈاکٹر عادل نجم! آپ نے عالمی برادری میں پاکستان کا نام روشن کر دیا۔

محمود حسین ترمذی، گوجرانوالہ کینٹ

آپ کے موقر جریدے میں پاکستان میں فل برائیٹ پروگرام اور تعلیم کے شعبہ میں 90 ملین ڈالر کی خطیر سرمایہ کاری کے بارے میں پڑھ کر خوشی ہوئی۔ یقیناً تعلیم پر خرچ ہونے والا ایک ایک پیسہ کسی بھی قوم کے مستقبل میں سرمایہ کاری کے مترادف ہوتا ہے۔ ڈیٹرائیٹ میں اسلام کے فروغ کے حوالے سے اسلام آباد میں منعقد ہونے والی نمائش میں مجھے بھی جانے کا اتفاق ہوا۔ بلاشبہ امریکہ میں مسلمان تارکین وطن اور نومسلموں کا اپنے مذہب سے لگاؤ قابل تحسین ہے۔ خبرونظر کے دیگر مضامین اور تصاویر بھی شاندار تھیں۔ ہر گزرتے دن کے ساتھ آپ کے جریدے کے معیار میں اضافہ ہو رہا ہے، اس کو برقرار رکھنا یقیناً خبرونظر کے ادارتی عملہ کے لئے ایک چیلنج کا درجہ رکھتا ہے۔

خواجہ تنویر علی، ہری پور، ہزارہ

خبرونظر پاک امریکہ دوستی میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ امریکی حکومت اور امریکی عوام کی عالمی سطح پر بالعموم اور پاکستان کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے فراخدلانہ معاونت بالخصوص لائق تحسین ہے۔ اس کے مندرجات اور پالیسی کے بارے میں چند مشورے آپ کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں: اول، اپنی ادارتی پالیسی اور اور بھی اوپن کریں۔ پاکستان میں جو تہذیبی رنگارنگی ہے اس حوالہ سے اس میں فیچر بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔ دوم، آپ کے میگزین میں ادبی اور شاعری کے مضامین کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ ایسے مضامین شامل کریں۔

شہر یار احمد سول لائنز، گوجرانوالہ

دہشت گردی کا مسئلہ اس وقت پوری دنیا کے لئے ایک دردِ سر بنا ہوا ہے۔ اس کے سدباب کیلئے ہر ممکن کوشش ہونی چاہیئے۔ امریکی کانگریس کے پہلے مسلمان رکن کے بارے میں مضمون بہترین تھا۔ ان کی باتوں سے اندازہ ہوا کہ امریکہ میں مساوات کس قدر قائم ہے اور ہر رنگ ونسل و مذہب کے لوگوں کو الیکشن میں حصہ لینے کی اجازت ہے۔

آصف انصاری، بہار کالونی، تحصیل کوٹری

سینیٹر فائن گولڈ کا زلزلہ زدہ علاقوں میں روزمرہ کی زندگی اور ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ

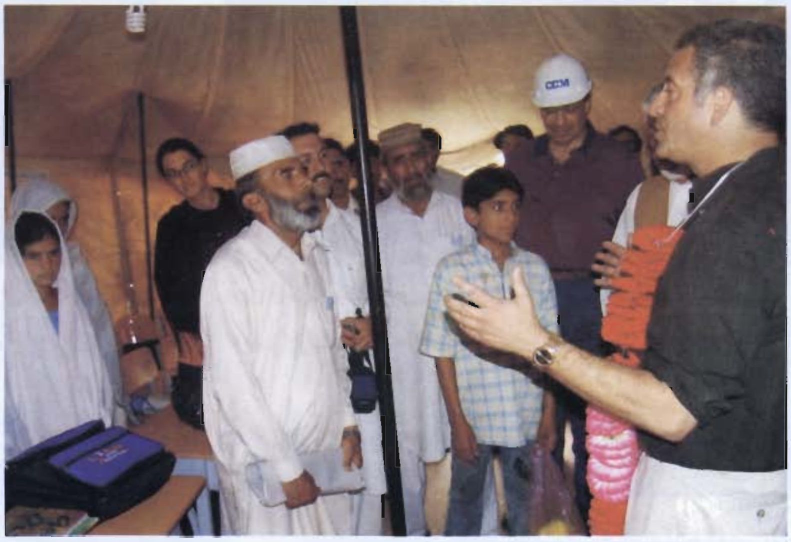

سینیٹر فائن گولڈ کنہ موہری میں لڑکیوں کے مڈل اسکول کی تعمیر کے حوالہ سے مقامی لوگوں اور انتظامیہ سے باتیں کر رہے ہیں۔

پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے سینیٹر فائن گولڈ نے 28 مئی 2008ء کو آزاد جموں و کشمیر کے متعدد علاقوں کا دورہ کیا اور 2005ء میں آنے والے ہولناک زلزلہ کے اڑھائی برس بعد متاثرہ لوگوں کی زندگی کے تازہ ترین حالات کے بارے میں ذاتی طور پر مشاہدہ کیا۔

امریکی سینیٹر نے یوایس ایڈ اور دیگر اشتراک کار اداروں کے جاری ترقیاتی اور بحالی کے منصوبوں پر کام کی رفتار کا جائزہ لینے کے دوران اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے عوام اور حکومت آزاد جموں و کشمیر میں زلزلہ زدہ علاقوں کے لوگوں کے مصائب اور بعد میں پیش آنے والی مشکلات کو بخوبی سمجھتے ہیں اور ہم زندگی کو معمول پر لانے اور پہلے سے بہتر تعمیر کے لئے ان آبادیوں کے ارکان کے ساتھ مل جل کر کام کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

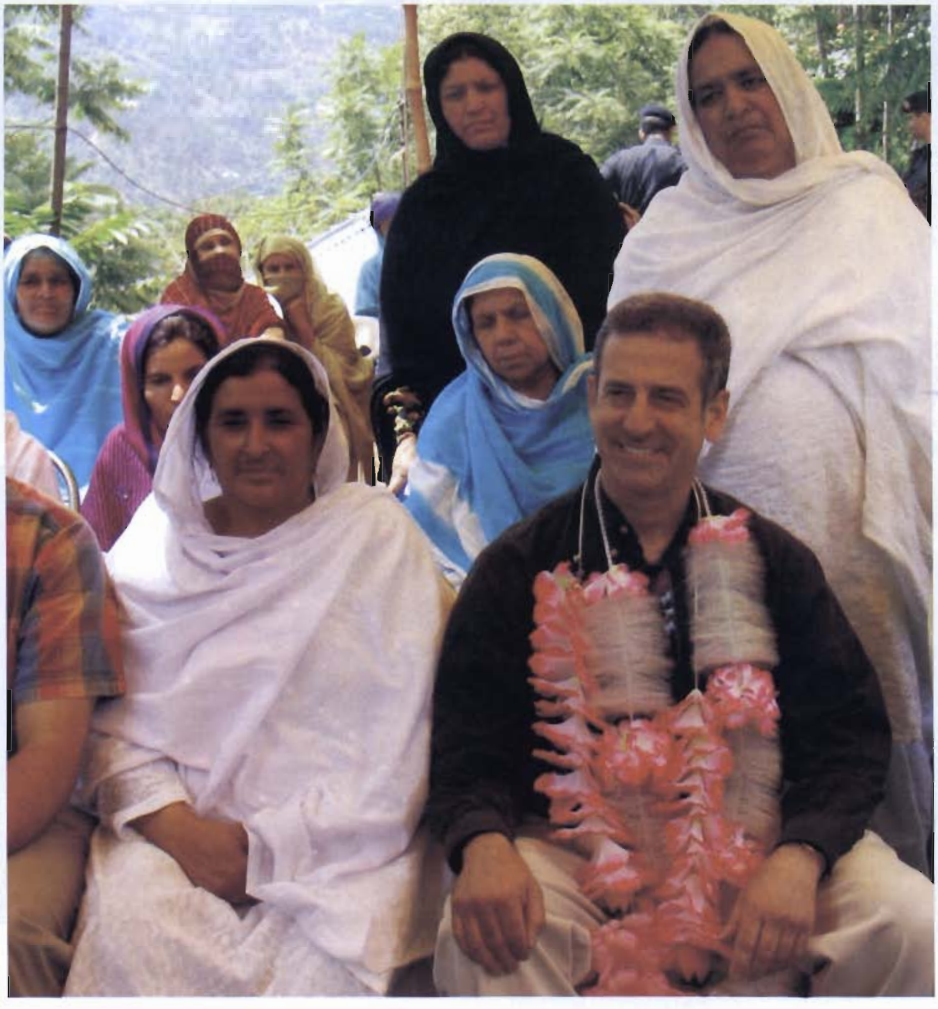

امریکی سینیٹر رس فائن گولڈ 28 مئی کو کنہ موہری کے دودھ کے مرکز میں ویمنز ڈیری ایسوسی ایشن کے ارکان کے ساتھ۔

امریکی سینیٹر رس فائن گولڈ 28 مئی کو ڈاڈر میں لڑکوں کے ہائی اسکول کے بچوں سے باتیں کر رہے ہیں۔ یہ اسکول 2005ء میں آنے والے ہولناک زلزلہ سے بُری طرح متاثر ہو گیا تھا اور اسے یو ایس ایڈ کے تعاون سے از سر نو تعمیر کیا گیا ہے۔

امریکی سینیٹر رس فائن گولڈ اور امریکی نائب سفیر پیٹر بوڈی ہولناک زلزلہ کے نتیجہ میں وجود میں آنے والی جھیل لودھی آباد کے کنارے پر۔

سینیٹر فائن گولڈ کا زلزلہ

سینیٹر فائن گولڈ اور نائب امریکی سفیر پیٹر بوڈی وادی سیراں میں آبپاشی کے منصوبہ کا معائنہ کر رہے ہیں۔

صوبہ سرحد کے گورنر اویس احمد غنی امریکی سینیٹر فائن گولڈ کا گورنر ہاؤس پشاور میں خیر مقدم کر رہے ہیں۔

امریکی سینیٹر رس فائن گولڈ راولپنڈی میں صدارتی کیمپ آفس میں صدر پرویز مشرف سے ملاقات کر رہے ہیں۔

...زدہ علاقوں کا دورہ

صبح کے وقت امریکی سینیٹر نے ڈاڈر میں نوتعمیر شدہ بوائز ہائی اسکول اور گرلز مڈل اسکول کا دورہ کیا اور اساتذہ اور طلبا و طالبات سے ملاقات کی۔

سینیٹر فائن گولڈ نے وادی سیراں میں یو ایس ایڈ کی مالی اعانت سے چلنے والے آبپاشی کے منصوبہ کا معائنہ کیا اور واٹر ایسوسی ایشن کے ارکان سے ملاقات کی۔ آبپاشی کے اس منصوبہ کے ذریعہ دریا کے پانی کا بہاؤ وادی کے قبل ازیں غیر کاشت شدہ علاقہ کی طرف کر دیا گیا ہے، جس سے اب وہاں کاشت ممکن ہوگئی ہے۔

اُنہوں نے جھیل لودھی آباد کا بھی دورہ کیا جو زلزلہ کے بعد وجود میں آئی تھی۔ یہ جھیل زلزلہ کی شدت کا متاثر کُن مظہر ہے۔

امریکی سینیٹر نے کہا کہ وہ خواتین کی ڈیری ایسوسی ایشن کی کامیابی سے بے حد متاثر ہیں جو نہ صرف اپنے خاندانوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لئے بلکہ پوری آبادی کی اقتصادی بحالی میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔

سینیٹر فائن گولڈ نے کنہ موہری گرلز مڈل اسکول کا بھی دورہ کیا اور تعمیر کے کام کا جائزہ لیا۔

سینیٹر فائن گولڈ نے، جن کا تعلق ریاست وسکانسن سے ہے جو ڈیری ریاست کے نام سے معروف ہے، ضلع باغ میں کنہ موہری مِلک کولیکشن اور ریٹیل پوائنٹ کا بھی دورہ کیا اور خواتین کی ڈیری ایسوسی ایشن کے ارکان سے ملاقات کی۔

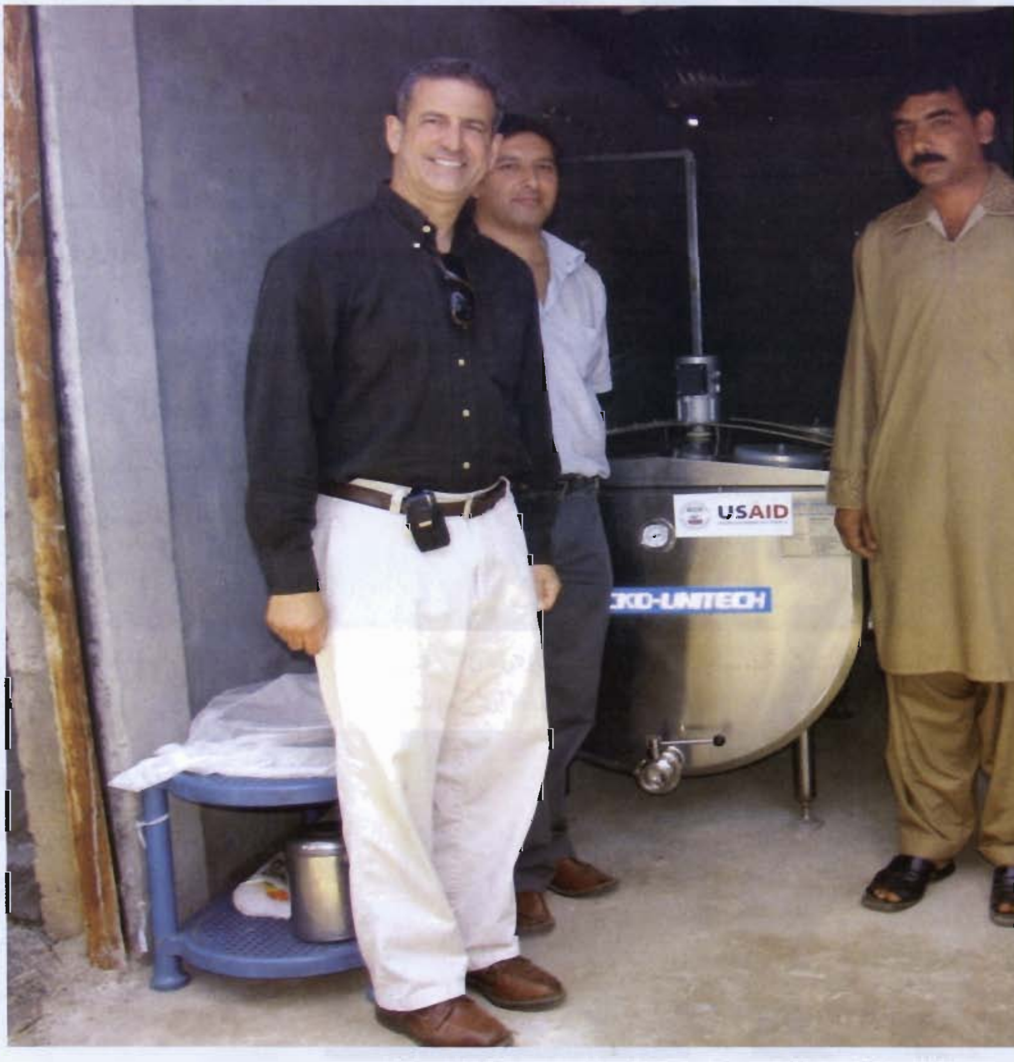

امریکی سینیٹر رس فائن گولڈ 28 مئی کو کنہ موہری کے دودھ کے مرکز میں ویمنز ڈیری ایسوسی ایشن کے ارکان کے ساتھ۔

سینیٹر کیسی

کا دورہ کراچی

سینیٹر رابرٹ کیسی کا 27 مِئی کا کراچی کے قریب پورٹ قاسم کے مقام پر انٹرنیشنل کنٹینر سیکورٹی کے دفتر میں کلیکٹر کسٹمز محترمہ رفعت حسن اور دیگر حکام سے تعارف کرایا جارہا ہے۔

کراچی کے ناظم مصطفیٰ کمال سینیٹر رابرٹ کیسی کو ضلعی حکومت کی جانب سے شروع کئے گئے مختلف ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں آگاہ کررہے ہیں۔

پاکستان کے دورہ پر آئے ہوئے امریکی سینیٹر رابرٹ کیسی (ڈیموکریٹ۔پینسلوانیا) نے پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی میں 27 مِئی 2008ء کو ایک مصروف دن گزارا اور سٹی ناظم، سٹیٹ بینک کی گورنر اور ممتاز کاروباری شخصیات سے ملاقاتیں کیں اور پورٹ قاسم پر انٹرنیشنل کنٹینر سیکورٹی پراجیکٹ، کراچی اسٹاک ایکسچینج اور مہتہ پیلس کا دورہ کیا۔

سینیٹر کیسی نے پورٹ قاسم پر انٹرنیشنل کنٹینر سیکورٹی پراجیکٹ کے دورہ کے دوران اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ بندرگاہ پر یہ سہولت دہشت گردی کے خلاف عالمی جنگ میں ایک حفاظتی حربہ ہے اور اِس سے پاکستانی برآمدات کی معاشی کارکردگی میں بھی اضافہ ہوگا۔

امریکی سینیٹر نے امریکن بزنس کونسل کے ارکان سے ایک ظہرانہ میں ملاقات کے دوران ملک میں اقتصادی سرگرمیوں بالخصوص پاکستان میں امریکی سرمایہ کاری کی ترغیب اور فروغ کے حوالہ سے بات چیت کی۔

کراچی شہر کے ناظم مصطفیٰ کمال نے سینیٹر کیسی اور اُن کے وفد کو شہر میں ضلعی حکومت کی جانب سے جاری ترقیاتی منصوبوں کے بارے میں بریفنگ دی۔ اُنہوں نے محکمہ خارجہ کے ایک پروگرام کے سلسلہ میں کراچی کے ناظم کے حالیہ دورۂ امریکہ کے بارے میں بھی تبادلہ خیال کیا۔

سٹیٹ بینک آف پاکستان کی گورنر ڈاکٹر شمشاد اختر نے ایک علیحدہ ملاقات میں امریکی سینیٹر کو معیشت کی بہتری کے لئے اٹھائے گئے حالیہ اقدامات کے بارے میں آگاہ کیا۔

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی بھی اِن ملاقاتوں میں سینیٹر کیسی کے ہمراہ تھیں۔

امریکی سینیٹر نے شہر میں مہتہ پیلس کے عجائب گھر کے دورہ کے دوران پاکستان کی قابلِ فخر اور قدیم ثقافت اور تاریخ کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ اپنے دورۂ کراچی کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ پاکستان کے اس ثقافتی اور اقتصادی مرکز کا دورہ ان کے لئے باعثِ اعزاز ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہر کے کلیدی مالیاتی اور سیاسی نمائندوں سے اپنی ملاقاتوں کے بعد وہ اس شہر کے توانا اور روشن مستقبل سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔

امریکی سفیر کا فاٹا میں سلامتی اور ترقی میں مدد دینے کے عزم کا اعادہ

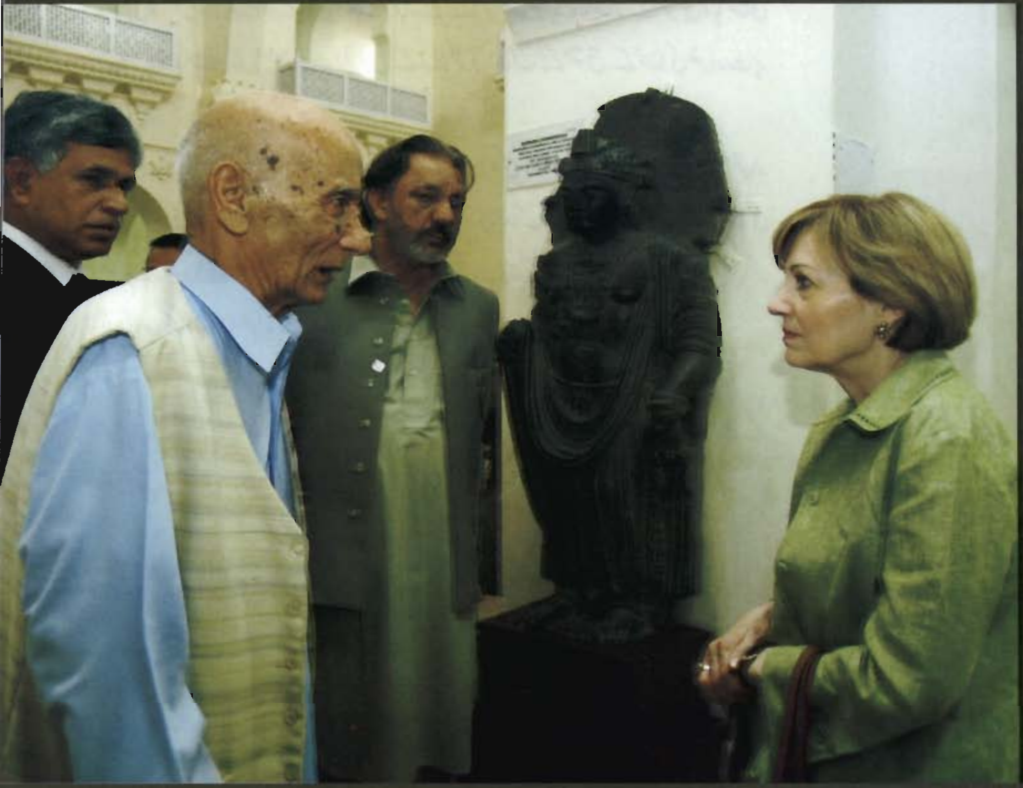

پشاور کے عجائب گھر کے سابق ڈائریکٹر پروفیسر سحری امریکی سفیر پیٹرسن کو عجائب گھر میں رکھے ہوئے نوادرات کے بارے میں بتارہے ہیں۔ تصویر میں ہزارہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر احسن علی اور پشاور کے عجائب گھر کے ڈائریکٹر صالح محمد بھی نمایاں ہیں۔

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 12 جون 2008ء کو پشاور میں اپنے دورہ کے دوران صوبہ سرحد اور وفاق کے زیر اہتمام قبائلی علاقوں (فاٹا) میں سلامتی اور ترقی کیلئے امریکہ کی دیرپا وابستگی پر زور دیا۔

سفیر پیٹرسن نے امریکی حکومت کے تعاون سے جاری لیوی ٹریننگ سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے پاکستان کے ساتھ کثیر الجہت اور پائیدار تعلقات ہیں۔ ہم نے دہشت گردی کے خلاف مشترکہ جنگ میں پاکستان کے لوگوں کی مدد کرنے اور ان کو تعلیم صحت کی سہولتوں اور روزگار کی فراہمی تک بہتر رسائی کا زبردست عزم کر رکھا ہے۔

امریکی سفیر نے پشاور یونیورسٹی میں واقع لنکن کارنر کا بھی دورہ کیا اور یونیورسٹی کے طلبہ سے امریکہ اور پاکستان کے مابین تعلقات کے حوالے سے بات چیت کی۔ اس موقع پر پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر عظمت حیات خان اور قونصل خانہ کی پرنسپل آفیسر لین ٹریسی بھی موجود تھیں۔ طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے امریکی سفیر نے پاکستان میں تعلیم کی ترویج کے لئے امریکی حکومت کے عزم کا اعادہ کیا۔

امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن پشاور یونیورسٹی میں واقع لنکن کارنر میں طالبعلموں سے پاک امریکہ تعلقات کے بارے میں گفتگو کر رہی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ فاٹا کے لئے 750 ملین ڈالر پر مشتمل امریکہ کے ترقیاتی منصوبہ میں ایک خطیر رقم اسکولوں کی تعمیر، اساتذہ کی تربیت اور طلبہ کو نئے تعلیمی مواقع فراہم کرنے پر خرچ کی جائیگی۔

امریکی سفیر پیٹرسن نے پشاور کے عجائب گھر کے دورہ کے دوران صوبہ سرحد اور فاٹا کی مذہبی اور ثقافتی تاریخ کے تنوع کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر کھیل اور ثقافت کے وزیر سید عاقل شاہ اور ہزارہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر احسان علی بھی اس موقع پر موجود تھے۔

اپنے دورۂ پشاور کے دوران سفیر پیٹرسن نے گورنر سرحد جناب اویس احمد غنی سے بھی ملاقات کی۔

جدت پسند معیشت کیلئے ف

امریکی قونصل خانہ اورلاہورایوان صنعت وتجارت کے زیراہتمام ایک سیمینار کے امریکی وپاکستانی شرکاء نے پاکستان میں صنعتوں کے فروغ کے لئے فکری املاک کے حقوق کے تحفظ کی ضرورت پر زوردیا۔

امریکی سفارتخانہ کی قونصلر برائے اقتصادی وتجارتی امورایمی ہولمین نے افتتاحی تقریر میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ایک جدت پسند معیشت کوفکری املاک کے حقوق کے زبردست تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ پاکستان میں جدت پسند صنعتیں اچھا کام کررہی ہیں لیکن اگر اُن کواضافی تحفظ فراہم کیا جائے تو وہ مزید بہتر کام کرسکتی ہیں۔

امریکی سفارتکار نے کہا کہ فکری املاک کے حقوق کا اطلاق پاکستان کے قیمتی ثقافتی اورفنی ورثہ کے تحفظ کے لئے بھی ضروری ہے۔

اقتصادی ترقی اورفکری املاک کے حقوق کا تحفظ شانہ بشانہ چلتے ہیں۔ عالمی اقتصادی فورم کے ایک جائزہ کے مطابق فکری املاک کے حقوق کے تحفظ کے حوالہ سے بہترین ریکارڈ رکھنے والے 20 ممالک کا شماراُن ستائیس ملکوں میں ہوتا ہے جوترقی اورمسابقت کاری کے لحاظ سے بھی بہترین تصور ہوتے ہیں۔ وہ ممالک جوفکری املاک کے حقوق کوبہترین انداز میں تحفظ فراہم کرسکتے ہیں، وہ سرمایہ کاری کے لئے زیادہ پُرکشش تصور ہوتے ہیں اوروہاں لوگوں کوروزگار کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔

لاہورایوان صنعت وتجارت کے صدرمحمدعلی میاں نے اپنی استقبالیہ کلمات میں کہا کہ فکری املاک کے حقوق کے نظام کومضبوط کرنے سے نہ صرف غیرملکی سرمایہ کاری کوترغیب ملے گی، بلکہ ملکی صنعتوں کوبھی پھلنے پھولنے کاموقع ملے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ فکری املاک کے حقوق کے تحفظ کی اہمیت کو اجاگرکرنے کے لئے شعور بیدارکرنے کی مہم میں عوام الناس کی شمولیت سے جعلسازی کوکم کرنے میں مدد ملے گی۔

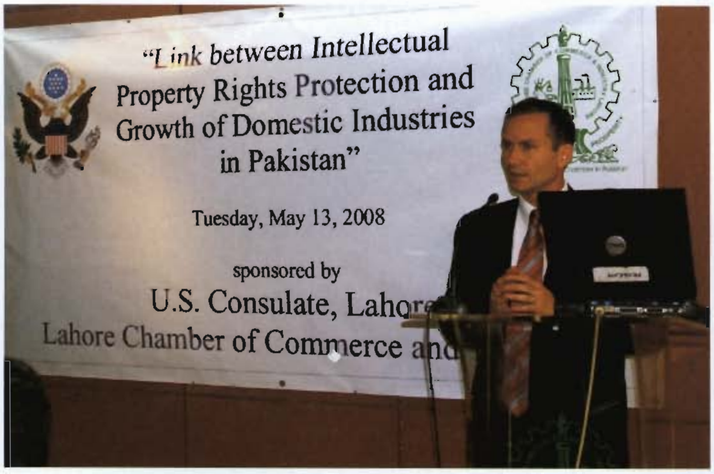

فکری املاک کی امریکی علاقائی اتاشی ڈومینیک کیٹنگ تاجر برادری کے نمائندوں سے فکری املاک کے حوالے سے خطاب کررہے ہیں۔

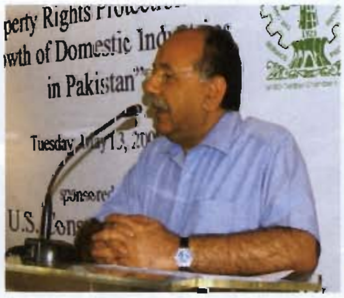

کری املاک کے حقوق کا تحفظ

نئی دہلی میں امریکی سفارتخانہ میں فکری املاک کے امور کے اتاشی ڈومینیک کیٹنگ نے بھی اِس موقع پر اظہارِ خیال کیا۔ دیگر مقررین میں یونائیٹڈ ٹریڈ مارکس اینڈ پیٹنٹس سروسز کے اٹارنی حسن عرفان خان، انٹیلیکچوئل پراپرٹی آرگنائزیشن کے ڈاکٹر رضوان بشارت، فائزر کی قانونی مشیر شرمین علی خان، پاکستان کسٹمز اینڈ ایکسائز کے محمد صدیق، ڈائریکٹر انٹرپول اینڈ آئی پی آر، ایف آئی اے آصف علی سید، حکومتِ پنجاب کے قانونی مشیر محبوب قدیر شاہ، کاپی رائیٹ آفس کے رجسٹرار شکیل عباسی، آکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی مینیجنگ ڈائریکٹر امینہ سید، یونائیٹڈ ٹریڈ مارکس اینڈ پیٹنٹس سروسز کے ایڈووکیٹ معین قمر، انٹرنیشنل فیڈریشن آف دی فونوگرافک انڈسٹری کے ریجنل انوسٹی گیٹر محمد نثار خان، نیشنل اکیڈمی آف پرفارمنگ آرٹس کے ڈائریکٹر پروگرامز ارشد محمود اور لاہور ایوانِ صنعت وتجارت کے نائب صدر شفقت سعید پراچہ شامل تھے۔

سیمینار میں شریک سرکاری حکام، طالبعلم، اساتذہ، ٹریڈ ایسوسی ایشنز اور نجی شعبہ سے تعلق رکھنے والے افراد نے فکری املاک کے حقوق کے تحفظ اوران کی پاکستانی معیشت میں اہمیت پر بات چیت کی۔

سیمینار میں فکری املاک کے حقوق کے تحفظ کی اقتصادیات، ان کا اطلاق، سرکاری منصوبوں، کاپی رائٹ اور پاکستان کے ثقافتی ورثہ کی حفاظت کے موضوعات پر غور کیا گیا۔ مقررین نے فکری املاک کے حقوق کے تحفظ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ فنکاروں اور موجدین کی تخلیقات کو سرقہ سے بچانے کے لئے ہر شخص کو اپنا کردار ادا کرنا چاہیئے۔ سیمینار میں یہ بھی بتایا گیا کہ پاکستان کس طرح فکری املاک کے حقوق کے تحفظ کے ذریعہ زیادہ معاشی فوائد سے استفادہ کرسکتا ہے تاہم ابھی اس سلسلہ میں بہت سی مشکلات درپیش ہیں۔

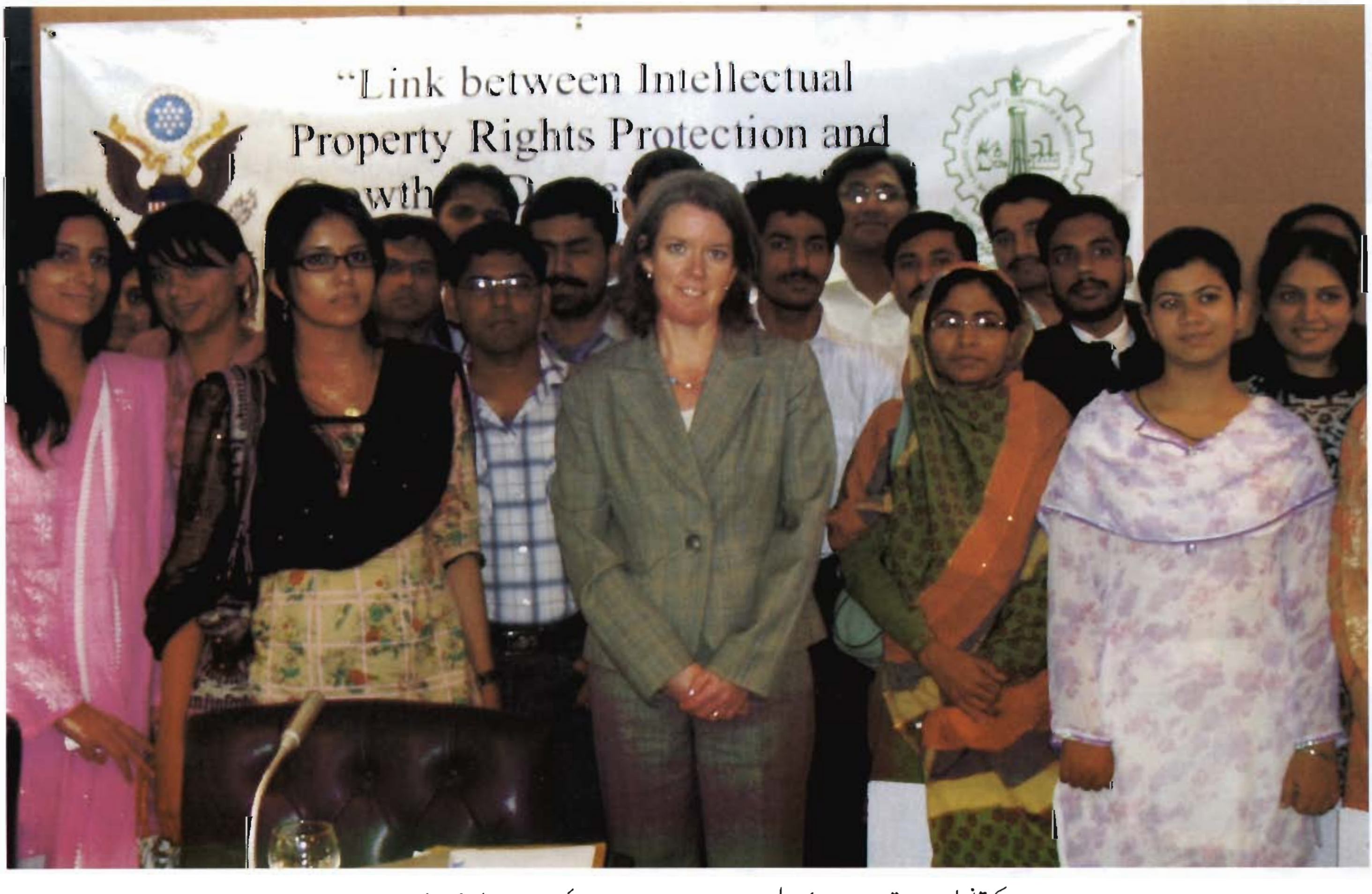

امریکی قونصلر برائے اقتصادی امور ایمی ہولمین لاہور میں منعقد ہونے والے آئی پی آر سیمینار کے شرکاء کے ساتھ۔

بلوچستان میں یوایس ایڈ کی جانب سے بچوں کی پیدائش میں وقفہ کے منصوبہ کا آغاز

امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) نے 22 مئی 2008ءکو کوئٹہ میں بچوں کی پیدائش میں وقفہ کے بارے میں پنج سالہ ملک گیر منصوبہ کے صوبہ بلوچستان کے ذیلی منصوبہ کا افتتاح کیا۔ اِس منصوبہ کی مالیت 60 ملین ڈالر ہے اور یہ منصوبہ فیملی ہیلتھ ایڈوانسمنٹ فار لائف اینڈ ہیلتھ (FALAH) کہلاتا ہے۔

کراچی میں متعین امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے کہا کہ پاکستان میں 2007ء کے آبادی اور صحت عامہ کے جائزہ کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق لگ بھگ 50 فی صد خاندان، جن کے ہاں ایک بچہ موجود ہے اپنے، اگلے بچہ کی پیدائش کے لئے دو یا دو سے زیادہ سال کے عرصہ کا انتظار کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "فلاح" کے اِس منصوبہ سے بچوں کی پیدائش میں وقفہ رکھا جا سکے گا۔

فلاح کے منصوبہ پر امریکہ میں قائم ایک تحقیقی ادارہ پاپولیشن کونسل کی زیرِ قیادت مختلف تنظیموں کا ایک کنسورشیم عمل درآمد کر رہا ہے۔ صحت عامہ کے پروگراموں میں بچوں کی پیدائش میں وقفہ کو شامل کرنے سے ماؤں اور بچوں کے امراض اور اموات کی شرح کو کم کیا جا سکے گا جو پاکستان میں صحت کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ اِس منصوبہ پر ملک بھر کے 20 اضلاع میں عملدرآمد کیا جا رہا ہے جن میں صوبہ بلوچستان کے چھ اضلاع لسبیلہ، جعفرآباد، ژوب، تربت، خضدار اور تربت۔ کچھ شامل ہیں۔

2002ء سے اب تک حکومتِ امریکہ پاکستان کو اقتصادی ترقی، تعلیم، صحت اور نظم و نسق کو بہتر بنانے اور زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیرِ نو کے لئے دو ارب ڈالر سے زیادہ کی امداد فراہم کر چکی ہے۔

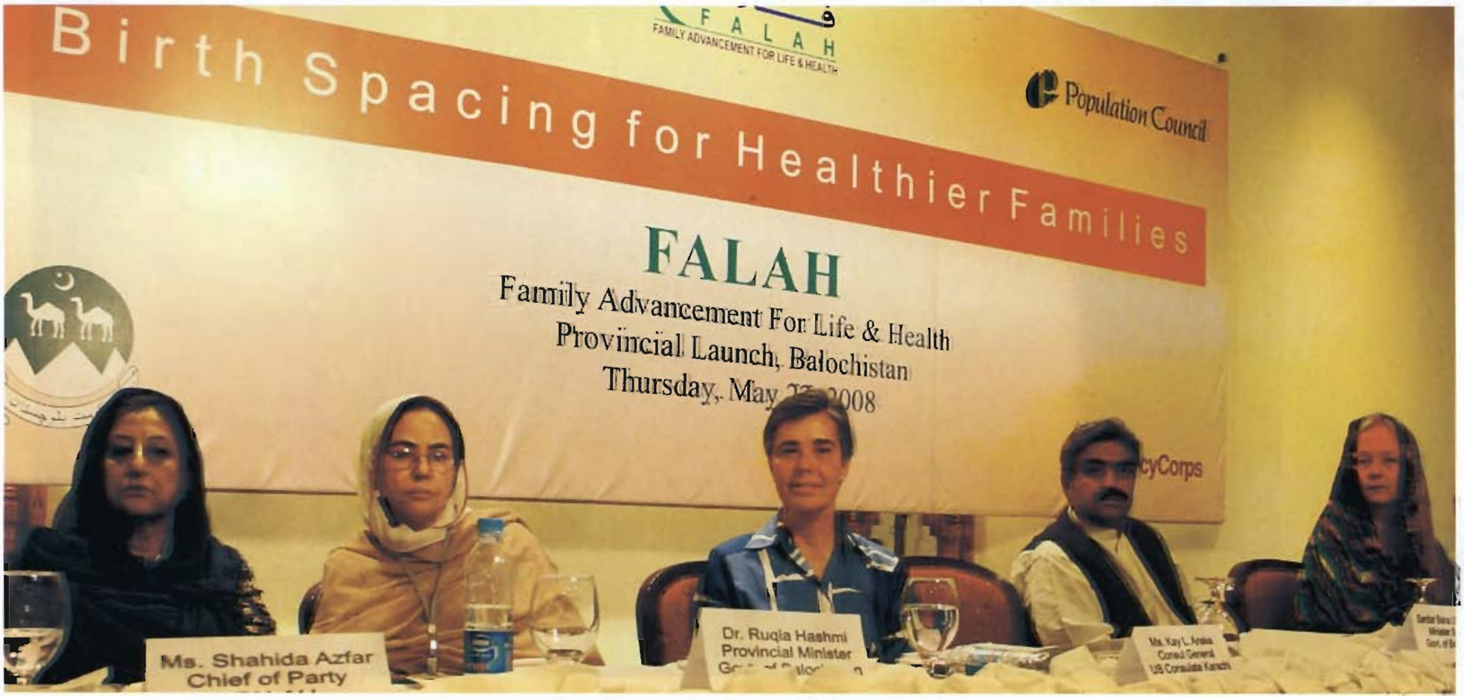

امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی کوئٹہ میں صوبہ بلوچستان میں بچوں کی پیدائش میں وقفہ کے حوالے سے یوایس ایڈ کے پروگرام کی افتتاحی تقریب میں اظہارِ خیال کر رہی ہیں۔

سفیر پیٹرسن کا لاہور میں نیشنل مینجمنٹ کالج میں خطاب

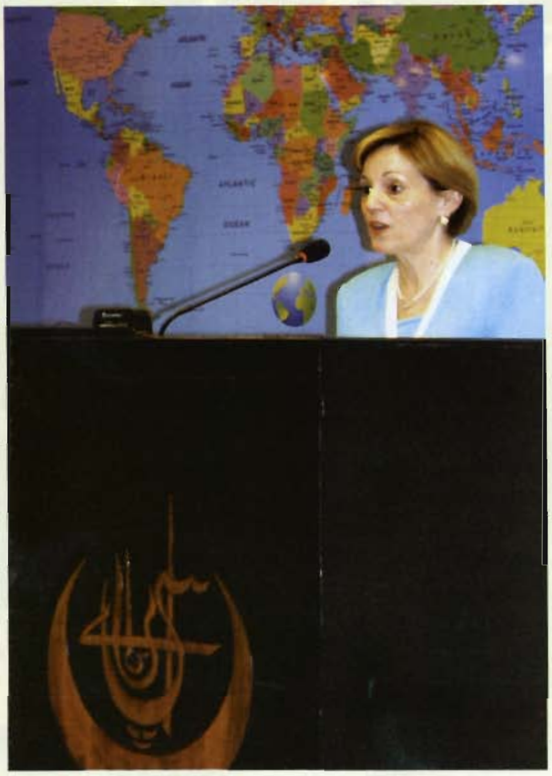

پاکستان میں متعین امریکی سفیر این ڈبلیو پیٹرسن نے 13 جون کو لاہور میں نیشنل مینجمنٹ کالج میں سینئر افسران سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کے 100 روزہ ایجنڈے کو سراہا۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کی زیر قیادت نئی حکومت نے مسلسل نمو اور ترقی کے لئے ایک اچھی حکمت عملی وضع کی ہے۔ یہ ایک ایک خوش آئند پروگرام ہے جس سے ملک بھر کے اور معاشرہ کے ہر طبقہ کے لوگوں کی زندگیوں اور مستقبل میں ڈرامائی طور پر بہتری آئے گی۔

امریکی سفیر نے امریکی خارجہ پالیسی سازی اور اس پر عملدرآمد کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کے ایجنڈے پر عملدرآمد کے لئے سیاسی خواہش اور تعاون کی ضرورت ہے۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ امریکہ کو توقع ہے کہ حکومت پاکستان کی ہر سطح پر سرعت اور سمجھوتہ کی روح کے ساتھ کام کیا جائے گا تاکہ ہر پاکستانی کو درپیش معاشی اور امن وامان کے مسائل سے نمٹا جا سکے۔

امریکی سفیر نے کہا کہ بطور ایک دیرینہ دوست اور حلیف ہم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ ہم پاکستان کے مسائل حل کرنے میں اُس کی مدد کریں گے۔

سفیر پیٹرسن نے کہا کہ فریقین کے مابین وابستگی اور نیک نیتی کے ساتھ ہم امریکیوں اور پاکستانیوں کے مشترکہ مفادات کے لئے کام کرتے رہیں گے۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے لاہور کے دورہ کے دوران عجائب گھر کا دورہ کیا اور گورنر پنجاب سلمان تاثیر اور وزیراعلیٰ میاں شہباز شریف سے بھی ملاقات کی۔

امریکی سفیر لاہور میں گورنر پنجاب سلمان تاثیر سے ملاقات کر رہی ہیں۔

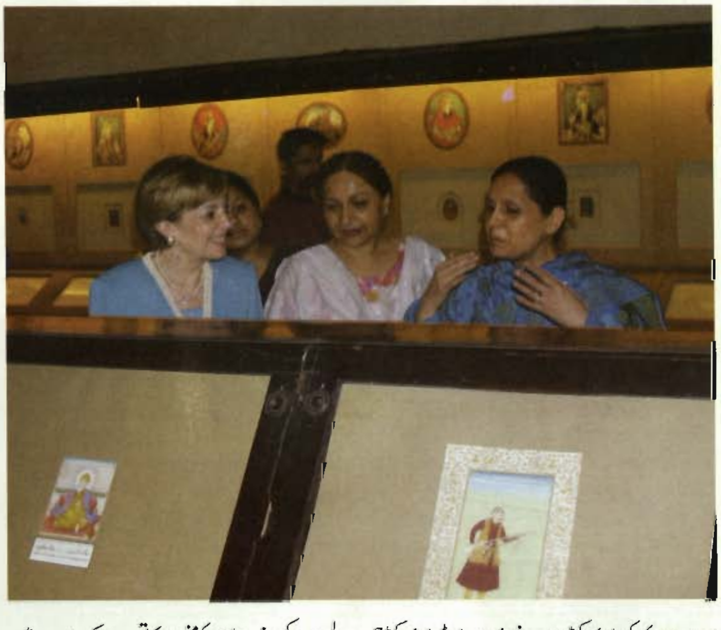

لاہور میوزیم کی ڈائریکٹر ناہید رضوی اور ڈپٹی ڈائریکٹر حمیرا عالم امریکی سفیر پیٹرسن کو منی ایچر تصویر کے بارے میں بریفنگ دے رہی ہیں۔

فاٹا کی اقتصادی ترقی کے لئے پاک امریکہ تعاون

''تعمیرنو کے مواقع پر مبنی زون'' یا صنعتی علاقے (ROZ) کے بارے میں پہلا فورم مئی میں پشاور میں منعقد ہوا، جس میں حکومت پاکستان، فاٹا سیکریٹریٹ اور فاٹا ترقیاتی ادارے، امریکی سفارتخانے اور پشاور کے امریکی قونصل خانے اور نجی شعبہ کے نمائندے شریک ہوئے۔ اس فورم کا مقصد یہ تھا کہ امریکی کانگریس کی طرف سے ROZ (صنعتی علاقوں) کے قیام کے بارے میں قانون منظور ہوجانے کے بعد اس پر عملدرآمد کے لئے مشاورت کا سلسلہ شروع کیا جائے اور معلومات کا تبادلہ کیا جائے۔

فورم کے شرکاء نے مجوزہ صنعتی علاقوں والے مقامات کا دورہ بھی کیا۔ وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری جمشید خان، وزارت صنعت کے جائنٹ سیکرٹری ریاض، وزارت خارجہ کے ڈپٹی ڈائریکٹر حسیب بن عزیز نے حکومت پاکستان کی نمائندگی کی۔ امریکی سفارتخانے کے اقتصادی اور تجارتی امور کے قونصلر ایمی ہولمین، نائب قونصلر میری بیتھ گڈمین اور پشاور کے امریکی قونصل خانے کے سیاسی اور اقتصادی امور کے سربراہ مائیکل ویا بھی ان کے ساتھ شریک ہوئے۔ اس کے علاوہ فاٹا کے ترقیاتی ادارے کے حکام، مقامی حکومت کے حکام اور مقامی تاجر لیڈروں نے بھی شرکت کی۔ انھوں نے پشاور کے قریب دو مجوزہ صنعتی مقامات کا معائنہ کیا اور ایک دواساز فیکٹری بھی دیکھی، جس میں کام کرنے والی 200 خواتین میں سے بیشتر کا تعلق فاٹا سے ہے۔

امریکی سفارت خانے میں نائب قونصلر برائے اقتصادی امور صوبہ سرحد میں ماربل کی ایک فیکٹری میں تیار کردہ اشیاء کا ایک نمونہ دیکھ رہی ہیں۔

پشاور میں امریکی قونصل خانے کی پرنسپل آفیسر لین ٹریسی اور امریکی قونصلر ایمی ہالمین جائنٹ سیکرٹری پرائیویٹائزیشن اینڈ انڈسٹریز محمد نیاز بٹ اور دیگر حکام اور صنعت کار تعمیر نو مواقع زون کے سیمینار میں شریک ہیں۔

مقامی تاجروں اور حکومت پاکستان کے حکام نے اس توقع کا اظہار کیا کہ صنعتی علاقوں کے قیام سے کاروبار کے مواقع پیدا ہوں گے اور انتہا پسندی میں کمی آئے گی۔ تاجر لیڈروں کا کہنا تھا کہ صرف ایک ٹیکسٹائل فیکٹری کے قیام سے پہلے سال کے دوران بالواسطہ اور بلاواسطہ روزگار کے 8,000 مواقع پیدا ہوں گے اور دوسرے سال تک یہ تعداد دوگنی ہو جائے گی۔ چونکہ پاکستان میں اوسطاً ہر پاکستانی کارکن چھ افراد کی کفالت کرتا ہے، اس لئے 8,000 نئی ملازمتوں سے علاقے کو بہت سے اقتصادی فوائد حاصل ہوں گے۔ شرکاء نے سنگ مرمر، ادویات، سبزیوں کی پروسیسنگ اور قیمتی پتھروں کی تراش خراش جیسی متوقع صنعتوں کا ذکر کیا، جو صنعتی علاقوں میں لگائی جا سکتی ہیں۔

صدر جارج ڈبلیو بش نے مارچ 2006 میں دورہ پاکستان کے دوران اعلان کیا تھا کہ امریکہ پاکستان اور افغانستان کے سرحدی مقامات پر صنعتی علاقوں (ROZ) کے قیام کے لئے قانون بنائے گا۔ قانون سازی کا یہ عمل اس وقت کانگریس میں زیر غور ہے۔ اس کے تحت پاکستان کے سرحدی علاقوں اور افغانستان میں تیار ہونے والی مصنوعات امریکہ بھیجی جائیں گی اور ان پر 15 سال تک کوئی محصول عائد نہیں کیا جائے گا۔ ان صنعتی علاقوں کے مقاصد یہ ہیں:

- ترقی اور تعمیر نو کے جو پروگرام جاری ہیں، ان میں تیزی لائی جائے؛
- سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کئے جائیں؛
- پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعاون اور تجارتی تعلقات میں اضافہ کیا جائے؛
- سرحدی علاقوں کے لوگوں کو جائز روزگار کے طویل المیعاد مواقع فراہم کئے جائیں؛ اور
- افغانستان اور پاکستان کے سرحدی علاقوں میں اقتصادی ترقی کو وسعت دی جائے اور اس مقصد کے لئے انھیں عالمی معیشت سے منسلک کیا جائے۔

سرحدی علاقوں میں جو صنعتیں قائم ہو سکتی ہیں، ان میں ٹیکسٹائل، قیمتی پتھر، زیورات، چمڑے اور سنگ مرمر کی مصنوعات، قالین، آرائشی ٹائلیں اور فرنیچر شامل ہے۔ ROZ پروگرام، فاٹا کو ترقی دینے کی حکومت پاکستان کی پالیسی میں مدد دینے کیلئے حکومت امریکہ کے پروگرام کا بہت اہم حصہ ہے۔

پاکستان میں صنعتی زون، سرحدی علاقوں، فاٹا کے منتخب علاقوں، پشاور سمیت صوبہ سرحد کے مختلف مقامات، زلزلے سے متاثرہ آزاد کشمیر کے علاقوں اور پاک افغان سرحد پر بلوچستان کی 100 میل کی حدود میں قائم کئے جا سکتے ہیں۔

مغربی زندگی

تحریر: ہما خان

میرا نام ہما خان ہے۔ میرا تعلق اسلام آباد سے ہے۔ 2006-2007 میں مجھے اسکالرشپ کی شکل میں امریکہ جانے کا ایک شاندار موقع ملا۔ اس اسکالرشپ کی مدد سے مجھے نہ صرف دوسروں سے تبادلہ خیالات کرنے بلکہ اپنی سوچ اور قائدانہ صلاحیتوں کا ازسرنو جائزہ لینے اور نکھارنے کا بھی موقع ملا۔ میرے ابو ایک تاجر ہیں جبکہ امی گھر میں کام کرتی ہیں۔ میری دو بہنیں اور ایک بھائی ہے۔ میں سب سے بڑی ہوں۔ چونکہ میرا تعلق متوسط طبقے سے ہے، اس لئے میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ مجھے امریکہ جانے کا موقع ملے گا۔ لیکن ایکسچینج پروگرام نے یہ موقع فراہم کر دیا۔ میرا یہ شاندار سال چھ اگست 2006 کو شروع ہوا۔ اسکالرشپ ملنے پر میری خوشی کی انتہا نہیں تھی، کیونکہ میں اپنے خاندان کی پہلی فرد تھی، جسے بیرون ملک تعلیمی اسکالرشپ ملا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ کئی سوالات بھی ذہن میں پیدا ہوئے۔ میری میزبان فیملی کیسی ہوگی؟ مسلمان اور پاکستانی ہونے پر لوگ مجھے تنگ تو نہیں کریں گے؟ لیکن امریکہ پہنچ کر یہ تمام خدشات دور ہو گئے۔ امریکہ میں ہر شخص ہر وقت خوشگوار موڈ میں نظر آیا، ہنستا مسکراتا ہوا، دلچسپ جملے بولتا ہوا اور ایک دوسرے کا احترام کرتا ہوا۔ ان باتوں نے میرا دل موہ لیا اور میری تمام غلط فہمیاں دور ہو گئیں۔ امریکہ میں میرا قیام لاس ویگاس، نیواڈا میں تھا۔ میری میزبان فیملی چرچ آف لیٹر ڈے سینٹس (مارمن) عقیدہ رکھتی تھی۔ میرے میزبان ابو، جیمس ولیمز، ایک جادوگر کے اسٹیج ٹیکنیشن تھے۔ میری میزبان امی، پولی ولیمز، ایک جزوقتی ٹیچر تھیں۔

میرے چار میزبان بھائی بہن تھے۔ اینڈی، ایما، نوح اور جوئی۔ ان کی عمریں 11,9,7,5 سال تھیں۔ میزبان فیملی چونکہ مارمن عقیدہ رکھتی تھی، اس لئے وہ کھانے پینے میں اپنے مذہبی احکامات پر عمل کرتی تھی، مثلاً شراب سے پرہیز وغیرہ۔ میرا خیال تھا کہ امریکہ میں لوگ خاندانی اقدار کی پرواہ نہیں کرتے، لیکن جب میری ملاقات اپنی میزبان فیملی سے ہوئی تو مجھے بہت حیرت ہوئی۔ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ میں دنیا کی خوش قسمت ترین انسان ہوں، کیونکہ میں جس فیملی میں رہ رہی تھی، وہ بالکل اپنی فیملی جیسی لگتی تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میرا اس خاندان سے خونی رشتہ ہے اور انھیں میری تمام ضروریات کا علم ہے۔ میرے میزبان والدین، میرے حقیقی والدین کی طرح ہر روز میری تعلیم کے بارے میں پوچھتے تھے۔ میری میزبان امی، میری حقیقی امی کی طرح گھر کا سارا کام خود کرتی تھیں۔ میرے میزبان ابو، میرے حقیقی ابو کی طرح اپنی گاڑیوں کا خاص خیال رکھتے تھے۔ یہاں بچوں کے درمیان لڑائی جھگڑا بھی اسی طرح بڑا دلچسپ ہوتا تھا، جیسا میرے اپنے گھر میں۔ میں اس نتیجے پر پہنچی کہ خاندان ہر جگہ ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ مجھے Mojave ہائی اسکول میں داخلہ ملا، جس میں تقریباً 3,000 طلبا تھے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ طلبا اور اساتذہ کا رویہ میرے ساتھ کیسا ہوگا، لیکن سچ تو یہ ہے کہ پورا اسکول مجھ سے ملنے کا شوق رکھتا تھا۔ ہر طالب علم میرا دوست بننے کا خواہشمند تھا اور دو چار روز ہی میں میں خاصی اہم شخصیت بن چکی تھی، حالانکہ اپنے گھر میں میری کوئی خاص اہمیت نہیں تھی۔

ا انڈونیشیا سے تعلق رکھنے والے تبادلہ پروگرام میں شریک طالبعلموں کے ہمراہ

میں اپنے آپ کو ایک خصوصی حیثیت کی مالک سمجھتی تھی اور مجھے حیرت ہوتی تھی کہ امریکی کتنے ملنسار لوگ ہیں۔ مجھے اپنی پڑھائی آسان لگی۔ مجھے 12 ویں گریڈ میں رکھا گیا۔ میرے اساتذہ بہت تعاون کرتے تھے اور میرا ہر مسئلہ حل کرنے کو تیار رہتے تھے۔

میں نے خدمت خلق میں بھی حصہ لیا، جو نہ صرف کام تھا، بلکہ قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرنے اور نئے نئے لوگوں سے ملنے کی تربیت کا بھی ایک ذریعہ تھا۔ میں اپنی میزبان فیملی کے بچوں کے اسکول بھی گئی اور ان کے ٹیچرز کی مدد کی۔ میں اپنی میزبان فیملی کی چرچ کمیونٹی سروس گروپ میں بھی سرگرمی سے حصہ لیتی تھی۔

میں اپنے ساتھ پاکستان سے ایسی اشیا بھی لے کر گئی تھی، جو ہماری ثقافت کی پہچان ہیں، مثلاً مہندی، کپڑے، بناؤ سنگار کا سامان، کتابیں، میوزک، کرنسی وغیرہ۔ میں نے اپنے اسکول کے طلبا، اپنی میزبان امی کے اسکول کے طلبا، میزبان آنٹی کے اسکول کے طلبا اور چرچ کو اپنی ثقافت کے بارے میں بتایا۔ تمام لوگ میرے بارے میں اور میرے کلچر کے بارے میں بہت دلچسپی لیتے تھے۔

تعلیم و تربیت کے علاوہ میں برف پر کھیلے جانے والے مختلف کھیلوں میں بھی حصہ لیتی تھے۔ میں امریکی تہوار بھی مناتی تھی۔ یوم تشکر، ہالوین، کرسمس، ایسٹر، یوم والدہ جیسے تہواروں کو امریکی لوگ جس جوش وخروش سے مناتے ہیں، مجھے ان پر حیرت ہوتی تھی۔ اس طرح کے خصوصی موقعوں پر میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہتی تھی اور سب لوگ مجھے گھر کے فرد کی طرح سمجھتے تھے۔ مجھے اپنی میزبان آنٹی کی شادی میں شرکت کا بھی موقع ملا۔ یہ ایک زبردست موقع تھا، جس میں دولھا اور دلھن کے گھر والے خوب لطف اندوز ہو رہے تھے۔ مجھے دو مرتبہ واشنگٹن ڈی سی، متعدد بار یوتاہ، الی نوئے، دو مرتبہ ایری زونا، فلوریڈا، دو مرتبہ کیلیفورنیا اور نیو یارک اور نیو جرسی جانے کا بھی موقع ملا۔

امریکہ میں ہر قدم پر میرے اندر تبدیلی آئی۔ میں ہر روز نئی نئی اور دلچسپ باتیں سیکھتی تھی۔ سیکھنے پر آمادگی اور معلومات کے زیادہ سے زیادہ تبادلے کے بارے میں وہاں کے لوگوں میں جو رویہ پایا جاتا ہے، اس سے مجھے بہت مدد ملی۔ میں نے فیصلہ کیا کہ امریکہ میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کروں گی، کیونکہ یہ موقع روز روز نہیں ملتا۔ میرے وطن اور میری قوم کو میری خدمات کی ضرورت ہے اور اگر میں تعلیم و تربیت میں پوری دلچسپی نہ لوں تو یہ میری قوم کی امانت میں خیانت ہوگی۔ میں نے اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ لچکدار اور فعال بنانے کی کوشش کی اور یہی چیزیں میری کامیابی کا سبب بنیں۔

ہما امریکہ میں پاکستان کے سفیر محمود علی درانی کے ہمراہ

ہما ہیلووین کے تہوار کے موقع پر پیٹھا کاٹ رہی ہیں۔

"کتب خانے پہلے سے کہیں زیادہ مقبول ہیں"

امریکی محکمہ خارجہ کی انفارمیشن ریسورس آفیسر میری نیل برائنٹ 4 جون کو نیشنل لائبریری آف پاکستان میں ایک لیکچر دے رہی ہیں۔

امریکی محکمہ خارجہ کی انفارمیشن ریسورس آفیسر میری نیل برائنٹ نے یہ تاثر دُور کرتے ہوئے کہ انٹرنیٹ نے کتب خانوں کو ازکار رفتہ اور متروک کر دیا ہے کہا کہ امریکہ میں کتب خانہ آج پہلے سے کہیں زیادہ مقبول ہیں۔

میری نیل برائنٹ نے 4 جون 2008 کو نیشنل لائبریری آف پاکستان میں "کتبِ خانوں کا فروغ: نئی ٹیکنالوجی کا استعمال" کے موضوع پر ایک لیکچر دے رہی تھیں۔

میری نیل نے کہا کہ انٹرنیٹ تک رسائی کے ساتھ لائبریریوں نے اپنی خدمات کو مزید وسعت دے دی ہے۔ پبلک لائبریریز میں فلمیں، بک کلبز، آرٹ شو، کنسرٹس، لیکچر، میٹنگز، زبانیں سیکھنے کی کلاسز اور بسا اوقات تو ٹیکسز کے معاملات میں مفت رہنمائی کرنے کی خدمات بھی دستیاب ہیں۔

میری نیل برائنٹ نے لائبریریوں کے منتظمین پر زور دیا کہ وہ اپنے ذخائر کتب کی حفاظت کرنے کے بجائے کتابوں کے ماخذ، خدمات اور دیگر علمی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے کام کریں۔

اِس موقع پر رکن قومی اسمبلی احسن اقبال نے امریکہ میں اپنے تعلیمی دور کے تجربات کا حوالہ دیتے ہوئے کتب خانوں کی اہمیت اُجاگر کی۔ اُنہوں نے پاکستانی کتب خانوں میں اطلاعات کے ماہرین پر زور دیا کہ وہ تعلیم عام کرنے اور لوگوں کو لائبریریوں کی طرف راغب کرنے کے لئے سرگرم عمل ہوں۔

رکن قومی اسمبلی شکیلہ رشید نے بھی اس موقع پر اظہارِ خیال کیا اور پرائمری سطح پر اسکولوں میں کتب خانوں کی اہمیت اُجاگر کی۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے طالبعلموں کا امریکی سفارتخانہ کادورہ

امریکی سفارتخانہ کی پریس اتاشی الیزبتھ اوکولٹن نے 2 ِ جون 2008ء کو امریکی سفارتخانہ اسلام آباد میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ ابلاغ عامہ سے تعلق رکھنے والے طالب علموں کے ایک گروپ سے باتیں کرتے ہوئے مفاد عامہ میں ہونے والے تمام مواد کو درستگی کے ساتھ رپورٹ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

پریس اتاشی کولٹن نے کہا کہ صحافیوں کو میڈیا کی آزادی اعلیٰ ترین پیشہ ورانہ معیار اور ایمانداری سے استعمال کرنی چاہیئے۔ اُنہوں نے کہا کہ امریکہ پریس کی آزادی کو جمہوری طرز حکومت کا ایک کلیدی عنصر گردانتا ہے۔

ڈاکٹر کولٹن نے عصر حاضر میں میڈیا اور سیاست کو چولی دامن کا ساتھ قرار دیتے ہوئے کہا کہ پریس عام طور پر اُن عناصر کی انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنتا ہے جو اظہار ِ رائے کی آزادی اور جمہوری عمل کے شفاف ہونے سے خطرہ محسوس کرتے ہیں۔

اِس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے شعبہ ابلاغ عامہ کے چیئرمین پروفیسر ایم جہانگیر کبیر نے طالبعلموں کو انفارمیشن ریسورس سینٹر کا دورہ کرنے کا موقع فراہم کرنے اور وہاں اطلاعات کے حوالے سے دستیاب سہولتوں کے بارے میں آگاہ کرنے پر امریکی سفارتخانہ کا شکریہ ادا کیا۔

امریکی پریس اتاشی الیزبتھ کولٹن اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ ابلاغ عامہ کے طالب علموں سے خطاب کر رہی ہیں۔

امریکی پریس اتاشی الیزبتھ کولٹن اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے شعبہ ابلاغ عامہ کے سربراہ پروفیسر ایم جہانگیر کبیر سے مصافحہ کر رہی ہیں۔

قونصل جنرل اینسکی کا دورۂ کوئٹہ

امریکی قونصل جنرل کے اینسکی بلوچستان کی صوبائی وزیر محترمہ راحیلہ درانی سے ملاقات کر رہی ہیں۔

کراچی میں متعین امریکی قونصل جنرل کے ایل اینسکی نے 21 مئی سے 23 مئی 2008ء تک کوئٹہ کا دورہ کیا اور صوبائی دارالحکومت میں اپنے قیام کے دوران متعدد سیاسی، سماجی شخصیات اور سرکاری حکام سے ملاقاتیں کیں۔

بلوچستان کی صوبائی اسمبلی کی خواتین ارکان سے ملاقات کے دوران قونصل جنرل نے خواتین ارکان اسمبلی کا ان کے متعلقہ حلقہ انتخاب کے ترقیاتی کاموں میں اپنا کردار ادا کرنے اور صوبہ کے پس ماندہ علاقوں میں خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے کی جانے والی کوششوں کو سراہا۔

قونصل جنرل اینسکی نے وزیراعلیٰ سیکریٹریٹ میں بلوچستان کے وزیراعلیٰ نواب محمد اسلم رئیسانی سے بھی ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت کی۔ جن دیگر سرکاری حکام نے قونصل جنرل اینسکی سے ملاقات کی اُن میں وزیر داخلہ وقبائلی امور میر ظفراللہ زہری، انسپکٹر جنرل پولیس سعود گوہر، چیف سیکریٹری ناصر محمود کھوسہ اور سیکریٹری داخلہ فرقان بہادر شامل تھے۔

بلوچستان اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر مطیع اللہ آغا نے قونصل جنرل کو اسمبلی سیکریٹریٹ میں ملاقات کے دوران اسمبلی کی کارروائی کے بارے میں آگاہ کیا۔ قونصل جنرل نے متعدد سیاسی شخصیات سے بھی ملاقاتیں کیں جن میں بلوچستان نیشنل پارٹی (مینگل) کے جنرل سیکریٹری حبیب جالب بلوچ، نیشنل پارٹی کے جنرل سیکریٹری میر حاصل خان بزنجو اور پاکستان مسلم لیگ (ق) کی راحیلہ درانی شامل تھیں۔

بلوچستان ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی وائس چیئر پرسن ثریا امیرالدین نے قونصل جنرل کو صوبہ میں انسانی حقوق کی صورت حال بالخصوص عورتوں کے حالات کے حوالے سے آگاہ کیا۔ ہزارہ کمیونٹی کے نمائندوں نے بھی قونصل جنرل سے ملاقات کی۔ قونصل جنرل نے غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں سے بھی ملاقات کی جنہوں نے صوبہ میں تعلیم کے شعبہ میں اپنے اپنے کاموں کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ امریکی قونصل جنرل نے کوئٹہ میں اپنے قیام کے دوران سینٹ جوزف کانونٹ گرلز ہائی اسکول کا بھی دورہ کیا اور اسکول کی پرنسپل سے ملاقات کی۔

امریکی قونصل جنرل کے اینسکی کوئٹہ میں اپنے دورہ کے دوران بلوچ رہنما اور نیشنل پارٹی کے سیکریٹری جنرل میر حاصل بزنجو سے ملاقات کر رہی ہیں۔